قبر

میں کام آنے والے اعمال

18-April-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہوجائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فَتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

ہر عیب سے پاک محبوب آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغْفار (دُعائے مغفرت) کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (1)

---

1 ... معجم اوسط، من اسمه احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

گندے نکمّے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین　　کون ہمیں پالتا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۰)

مختصر وضاحت: ہم ایسے نکمّے اور ناکارہ ہیں کہ کوڑی کے تین حصے بھی ہم سے مہنگے ہوں گے مگر اس کے باوجود اے میرے آقا! آپ نے ہم جیسے نکموں کو بھی اپنے دامنِ کرم سے وابستہ فرمالیا، آپ پر کروڑوں درودو سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: بیان میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہم **"قبر میں کام آنے والے اعمال"** سے مُتَعلِّق بیان سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ حضرت علامہ فقیہ ابو اللیث سمرقندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک روایت میں آٹھ (8) اعمال کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے چار (4) اعمال وہ ہیں جن پر عمل قبر میں راحت و سکون کا باعث بنتا ہے۔ جبکہ 4 اعمال ایسے ہیں جن سے بچنا قبر کی وحشت سے بچاتا ہے۔ آج کے بیان میں ہم اِنہی اعمال سے مُتَعلِّق کچھ مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ اے کاش! پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سُننا نصیب ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

قیامت کے سفر کا زادِ راہ کیا ہے؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"احیاء العلوم"** جلد 1 صفحہ 1053 پر ہے کہ ایک بار اُمّت پر مہربان نبی، کائنات کی جان نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! یہ بتاؤ اگر تم سفر کا ارادہ کرو تو اس کے لئے کوئی تیاری بھی کرو گے؟ حضرت سَیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: جی ہاں! یَارَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ سفر کے لیے اس کی تیاری ضرور کروں گا۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے سفر کا کیا حال ہے؟ پھر خود ہی ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہیں ان چیزوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہیں اُس (قیامت کے) دن نفع پہنچائیں گی؟ عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! ضرور بتلائیے۔ اِرْشاد فرمایا: ☆ قیامت کے دن کے لئے سخت گرمی کے دن روزہ رکھو! ☆ قبر کی وحشت کے لئے رات کے اندھیرے میں دو (2) رکعتیں پڑھو، ☆ بڑے بڑے (پیش آنے والے) امور کے لئے حج کرو اور ☆ کسی مسکین (Poor) کو کوئی چیز دے کر ☆ یا حق

بات کہہ کر☆یا کسی بُرے کلمے سے خاموش رہ کر صدقہ کرو۔(موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، التہجد وقیام اللیل، ۱/۲۴۷، حدیث:۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں شفیق و کریم آقا، رحم دل ورحیم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کتنے پیارے انداز میں سفر قیامت کی تیاری کی ترغیب اِرشاد فرمائی ہے۔ اس روایت میں کئی مدنی پھول ایک عقلمند کے لیے اپنے اندر رنگ برنگی خُوشبو لیے ہوئے ہیں، **ایک مدنی پھول** یہ حاصل ہوا کہ سخت گرمی میں رکھے جانے والے **روزے** قیامت کے دن کی گرمی سے بچاتے ہیں۔ جبکہ رات کے اندھیرے میں پڑھی جانے والی **نماز**(یعنی نمازِ تہجد) **قبر** کے اندھیرے اور وحشت کو دُور کرتی ہے، **حج** بھی پریشانیاں دُور کرتا ہے جبکہ مسکین کی مدد، حق گوئی اور بُری باتوں سے بچنا بھی مسلمان کو فائدہ دیتا ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ اور بھی کئی ایسے نیک اعمال ہیں جن پر عمل سفر آخرت بالخصوص قبر میں فائدہ دیتا ہے۔

دوسرا مدنی پھول یہ حاصل ہوا کہ ہمیں اپنے سفر آخرت کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے اور اس کی تیاری کرنی چاہیے۔ دنیا کا معمول ہے جب بھی سفر کیا جاتا ہے تو پہلے سے اس کی تیاری کی جاتی ہے، سفر جتنا زیادہ اہم ہوتا ہے، اس کی تیاری بھی اتنے ہی اہتمام سے کی جاتی ہے، سفر جتنا لمبا ہوتا ہے اس کی تیاری کو بھی اتنی ہی اہمیت دی جاتی ہے، سازو سامان کا انتظام بھی اُسی حساب سے کیا جاتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ کئی خوش نصیب عاشقانِ رسول سفر مدینہ کی سعادت پاتے ہیں، ممکن ہے کئی عاشقانِ رسول یہاں موجود ہوں جو اس سعادت سے بہرہ مند ہو چکے ہوں، سوچئے! جب اس مبارک سفر کی سعادت ملتی ہے تو گھر میں تیاری کا کیسا سماں ہوتا ہے، کتنے دن پہلے سے ہی تیاری کا سلسلہ شروع

ہو جاتا ہے، جیسے جیسے اس سفر کا وقت قریب آتا جاتا ہے، تیاری میں تیزی آتی جاتی ہے۔

اسی طرح اگر مقدر یاوری کرے اور سفر حج کی سعادتیں مل جائیں تو چونکہ حج کے دن زیادہ ہوتے ہیں تو تیاری بھی اتنی زیادہ ہوتی ہے، بعض لوگ تو مہینوں پہلے ہی اس کی تیاری شروع کر دیتے ہیں۔اسی طرح دنیا کے اور سفروں کا معاملہ ہے کہ پہلے سے ہی اس کی تیاری شروع کر دی جاتی ہے۔

ذرا سوچئے! جب دنیا کے ان چند دنوں کے سفروں کے لیے پہلے سے تیاری کی جاتی ہے تو وہ سفر جو سب سے طویل ہے، وہ سفر جو **یقینی** ہونا ہے، وہ سفر جس کی اہمیت سب سے زیادہ ہے، وہ سفر جس پر نجات کا مدار ہے، وہ سفر جو یا تو کامیابیوں یا پھر طویل غم کا باعث بنے گا، وہ سفر جو یا تو سعادتوں کی معراج بنے گا یا پھر ہولناک سزاؤں اور عذابات میں گرفتار کرے گا، اَلْغَرَض! وہ سفر جو جنت یا دوزخ میں سے کسی طرف لے جائے گا، اتنے اہم اور ضروری سفر کے لیے کتنی تیاری کی ضرورت ہے۔

افسوس! صد افسوس! ایک تعداد ہے جسے دنیا کے سفر کی تیاری تو یاد رہتی ہے مگر سفر آخرت کی تیاری سے غفلت برتی جاتی ہے۔دُنیا کے سفر بسا اوقات کسی وجہ سے مُلتوی (Postponed) یا کینسل بھی ہو جاتے ہیں، مثلاً اچانک کسی **بیماری** کی وجہ سے سفر نہ ہو سکا، کسی عزیز کے **اِنتقال** کی وجہ سے سفر نہ کر سکا، **ٹرین، گاڑی / فلائٹ**(جہاز) بروقت نہ مل سکنے کی وجہ سے سفر سے رہ گیا، لیکن **یاد رکھئے! سفر آخرت 100 فیصد یقینی ہے۔**

مشاہدہ ہے کہ جو شخص جس شے میں رغبت رکھتا ہے، ہمیشہ اُسی کے بارے میں سوچتا رہتا ہے اور اسی کے بارے میں غور و فکر کرتا رہتا ہے۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”احیاء العلوم“ جلد 1 صفحہ 438 پر امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کپڑے کا تاجر، بڑھئی (لکڑی کا کام کرنے والا)، معمار (تعمیرات کا

کام کرنے والا) اور جولاہا(کپڑا بُننے والا) جب کسی آباد مکان میں جائیں جس میں قالین بچھا ہوا ہو، گھر سجا سنورا ہو اور یہ وہاں غور و فکر میں ڈُوب جائیں تو عموماً ان کی سوچ یہ ہو گی کہ کپڑے والا قالین(Carpet) دیکھ کر اس کی قیمت میں غور کر رہا ہو گا۔ جولاہا کپڑے کی بناوٹ میں غور کر رہا ہو گا، بڑھئی چھت بنانے کے طریقے پر غور کر رہا ہو گا اور معمار اس کی دیواروں کو دیکھ کر ان کے مضبوط اور سیدھے ہونے کے متعلق سوچ رہا ہو گا۔

اسی طرح وہ شخص جو راہِ آخرت کے سفر کو یاد رکھتا ہے، وہ آدمی جو فکرِ آخرت میں مبتلا رہتا ہے اس کا بھی یہ حال ہو جاتا ہے کہ جب وہ کوئی بھی چیز دیکھتا ہے تو اللہ پاک اس میں اس کے لئے عبرت کا راستہ کھول دیتا ہے۔ **سفرِ آخرت کو یاد رکھنے والا** اگر سیاہی کو دیکھتا ہے تو اسے قبر کی تاریکی یاد آتی ہے، **سفرِ آخرت کو یاد رکھنے والا** اگر سانپ کو دیکھتا ہے تو اسے جہنم کے سانپ یاد آتے ہیں، **سفرِ آخرت کو یاد رکھنے والا** اگر خوفناک صورت کو دیکھتا ہے تو منکر نکیر اور زَبانیہ (فرشتوں کا وہ گروہ جو نافرمانوں کو جہنم کی طرف دھکیلنے پر معمور ہے اُن) کو یاد کرتا ہے، **سفرِ آخرت کو یاد رکھنے والا** اگر کوئی خوف ناک آواز سنتا ہے تو اُسے صُور پُھونکا جانا یاد آجاتا ہے، **سفرِ آخرت کو یاد رکھنے والا** اگر کسی اچھی وخوبصورت چیز کو دیکھتا ہے تو جنت کی نعمتوں کو یاد کرتا ہے، **سفرِ آخرت کو یاد رکھنے والا** اگر کہیں سے انکار یا قبولیت کی کوئی بات سنتا ہے تو اُخروی معاملے میں حساب کتاب کے بعد اپنے مقبول یا مَرْدُود ہونے کو یاد کرتا ہے۔(احیاء العلوم، ۴۳۸/۱ بتغیرٍ ومخلصاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں سوچنا چاہیے کہ کیا ہم بھی کسی موقع پر آخرت کو یاد کرتے ہیں؟ ☆کیا کبھی کسی چیز کا ترازو پر وزن ہوتے دیکھ کر ہمیں بھی **میزان** پر اعمال کا حساب کتاب ہونا یاد آیا ہے؟ ☆نرم و گرم بستر(Bed) پر سوتے ہوئے کیا کبھی ہمیں بھی قبر کے خاکی (مٹی

کے) بستر کی یاد آئی ہے؟ ☆آج تکیے کے بغیر نیند نہیں آتی، کیا کبھی قبر کا سِرہانا بھی یاد آیا ہے؟ ☆لائٹ (بجلی) چلی جائے تو اندھیرے میں دل گھبراتا ہے، کیا کبھی قبر کی تاریکی کا خیال بھی دل میں پیدا ہوا ہے؟ ☆کھٹمل اور مچھر کے کاٹنے سے بے چین ہو جاتے ہیں، کیا قبر کے سانپ اور بچھو کے کاٹنے کی بھی فکر کبھی پیدا ہوئی ہے؟ ☆سخت گرمی سے تو پریشان ہو جاتے ہیں، کیا کبھی قیامت اور جہنم کی گرمی کا بھی سوچا ہے؟ ☆سخت سردی میں بھی راحت نہیں ملتی جہنم کی وادیِ زَمْہَرِیْر جس میں سردی کا عذاب ہو گا، کیا کبھی اس کے خوف کی طرف بھی توجہ گئی؟ ☆اُبلتا ہوا تیل، کھولتا ہوا گرم پانی ہم اکثر دیکھتے ہیں، انہیں دیکھ کر جہنمیوں کو پلایا جانے والا مائے حمیم بھی کبھی یاد آیا ہے؟ ☆بیماری سے صحت حاصل کرنے کے لیے کڑوی کڑوی گولیاں منہ کا ذائقہ خراب کر دیتی ہیں، کیا کبھی جہنمیوں کو کھلایا جانے والا زَقُّوم بھی یاد کیا ہے؟

دِلا غافل نہ ہو یکدم، یہ دُنیا چھوڑ جانا ہے ‎ ‎ بغیچے چھوڑ کر خالی، زمین اندر سمانا ہے
تُو اپنی موت کو مت بُھول، کر سامان چلنے کا ‎ ‎ زمیں کی خاک پر سونا ہے، اِینٹوں کا سِرہانا ہے
جہاں کے شَغل میں شاغل، خدا کے ذکر سے غافل ‎ ‎ کرے دعویٰ کہ یہ دنیا، مِرا دائم ٹھکانا ہے
غلام اک دَم نہ کر غفلت، حیاتی پر نہ ہو غُرَّہ ‎ ‎ خدا کی یاد کر ہر دم، کہ جس نے کام آنا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! افسوس! صد افسوس!!! سفرِ آخرت اور آخرت کی تیاری سے غفلت تو اس قدر بڑھ چکی ہے کہ اب وہ معاملات جو واضح طور پر آخرت کی یاد دلاتے ہیں، ان سے بھی عبرت نہیں پکڑی جاتی۔ آئے دن مرنے والوں کے اعلانات سُنتے ہیں، غُسلِ میّت بھی دیتے ہیں، جنازوں میں شرکت کر کے بسا اوقات میّت کو کندھا بھی دیتے ہیں، میت کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں بھی اُتارتے ہیں، مرنے والے کو منوں مٹی تلے دفن کر کے اپنے ہاتھوں سے مٹی

بھی ڈالتے ہیں۔ مگر ان عبرت انگیز لمحات سے عبرت حاصل نہیں ہوتی، اب جنازوں میں بھی بعض نادان لوگ ہنسی مذاق میں لگے ہوتے ہیں تو بعض موبائل پر ٹائم پاس(Time pass) کر رہے ہوتے ہیں، کچھ اپنے کاروباری معاملات پر بحث کر رہے ہوتے ہیں تو کچھ موقع غنیمت جان کر خاندانی مسائل میں اُلجھے ہوتے ہیں۔ کوئی سیاست پر تبصرے کر رہا ہوتا ہے تو کوئی کرکٹ میچ پر باتیں کر رہا ہوتا ہے۔

امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: غافلین کا حال یہ ہوتا ہے کہ جنازوں کو دیکھ کر ان کے دل کی سختی مزید بڑھ جاتی ہے۔ (احیاء العلوم،۵/ ۵۸۴) پہلے کے لوگوں کی جنازوں میں کیا کیفیت ہوتی تھی۔ آیئے! اس کی چند روایتیں سنتے ہیں:

1. صحابیِ رسول، حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللهُ عَنْه کے بارے میں منقول ہے کہ جب کوئی جنازہ دیکھتے تو فرماتے: جاؤ ہم تمہارے پیچھے آرہے ہیں۔(احیاء العلوم،۵/ ۵۸۴)
2. حضرت سیِّدُنا اعمش رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: ہم جنازوں میں شریک ہوتے تھے مگر مجمع میں ہر شخص کے رنج و غم کی تصویر نظر آنے کے سبب ہمیں سمجھ نہیں آتا تھا کہ کس سے تعزیت کریں۔(احیاء العلوم،۵/ ۵۸۵)
3. حضرت سیِّدُنا ثابت بنانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: ہم جنازوں میں شرکت کیا کرتے اور ہر شخص کو چادر سے اپنا سر ڈھانپے روتا ہوا دیکھا کرتے تھے۔(احیاء العلوم،۵/ ۵۸۵)

اے کاش! ان اللہ والوں کے اس پیارے انداز کا ہمیں بھی صدقہ مل جائے، اے کاش! ہم بھی جنازوں سے عبرت حاصل کرکے اپنی موت کی تیاری میں لگ جائیں۔ اے کاش! جیتے جی ہماری بھی آنکھوں سے غفلت کا پردہ اُٹھ جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی عقل مندی یہی ہے کہ ہمیں اس دنیا کو تماشا نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ اس سے عبرت پکڑنی چاہیے۔یاد رکھئے! **زِندگی موت کی اَمانت ہے** جو دِھیرے دِھیرے گزر رہی ہے۔ پھر ایک وقت آئے گا دیکھتے ہی دیکھتے موت اپنے پنجے گاڑے گی اور اندھیری قبر کو ٹھکانہ بنانا پڑے گا۔ ☆ **آج جبکہ** ہم زندہ ہیں، ☆**آج جبکہ** ہماری سانسیں چل رہی ہیں، ☆**آج جبکہ** ہمارا دل کام کر رہا ہے، ☆**آج جبکہ** ہمارے جسم میں خون دوڑ رہا ہے، ☆**آج جبکہ** ہمارے اعضا سلامت ہیں، ☆**آج جبکہ** ہم اپنی مرضی سے سب کچھ کر سکتے ہیں، ☆**آج جبکہ** ہمیں مہلت ملی ہوئی ہے تو ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے، اپنے اعمال پر غور کرنا چاہئے، مکمل یکسوئی(توجہ) سے سوچنا چاہیے کہ اللہ پاک کی دی ہوئی عظیم نعمت زندگی کو کس طرح گزار رہا ہوں؟ ☆کیا اسے اللہ پاک کی اطاعت و فرمانبرداری میں گزار رہا ہوں یا صبح وشام گناہوں کا سلسلہ جاری ہے؟ ☆کیا میں نیکیوں کی طرف مائل ہوں یا گناہوں سے دامن داغدار کر رہا ہوں؟ ☆کیا میں نیک لوگوں کے طریقے پر چل رہا ہوں یا بدکاروں اور گناہگاروں کے طرزِ عمل پر زندگی گزار رہا ہوں؟ ☆کیا میں فرائض و واجبات و سنّتِ مؤکدّات پورے کرتا ہوں یا غفلت میں زندگی بسر ہو رہی ہے؟ ☆کیا میں نماز روزے کی پابندی کرتا ہوں یا ان کی طرف دھیان ہی نہیں ہے؟ ☆کیا مجھے قرآن، درود و سلام، ذکر واذکار سے بھی رغبت ہے یا فضولیات میں وقت برباد کر رہا ہوں؟ کیا مجھے دیکھ کر بھی قرآنِ کریم پڑھنا آتا ہے کہ نہیں؟ کیا نماز دُرست پڑھنا آتی ہے کہ نہیں؟

اَلْغَرَض! سوچنا چاہیے کہ کیا میں اپنی آخرت کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہا ہوں یا اس فانی دنیا کے دھوکے میں مبتلا ہو کر اپنے دن اور رات کو ضائع کر رہا ہوں؟ اِس دھوکے (Deception) سے ہمیں خبردار کرتے ہوئے ہمارا پاک پَرْوَرْدْ گار پارہ 22 سُورۂ فَاطِر کی آیت نمبر 5 میں ارشاد فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ

تَرجَمۂ کنز الایمان: اے لوگو! بے شک اللہ کا

فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ٝ وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۵﴾

(پ ۲۲، اَلْفَاطِر: ۵)

وعدہ سچ ہے تو ہرگز تمہیں دھوکہ نہ دے دنیا کی زندگی اور ہرگز تمہیں اللہ کے حِلْم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی دنیا ایک دھوکہ ہے، عقل مند وہی ہے جو اس دنیا میں رہ کر اپنی قبر کے لیے کچھ کر جائے۔ بہت سے اعمال ایسے ہیں جو اگر کر لیے جائیں تو قبر نُوْرٌعَلٰی نُوْر ہو سکتی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا فقیہ ابو اللیث سمرقندی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جو قبر کی تنہائی اور گھبراہٹ سے بچنا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ چار چیزوں کو اختیار کر لے اور چار ہی چیزوں سے کنارہ کشی اختیار کر لے۔ جو بھی ایسا کرے گا وہ قبر کی تنہائی اور گھبراہٹ سے بچ جائے گا۔ وہ چار چیزیں جنہیں اختیار کرنا ہے ان میں سے سب سے پہلی چیز **نماز** ہے۔ دوسری چیز اللہ پاک کی راہ میں **صدقہ** ہے۔ تیسری چیز **قرآنِ پاک کی تلاوت** ہے۔ جبکہ چوتھی چیز کثرت سے **ذِکرِ الٰہی** کرنا ہے۔ اور وہ چار چیزیں جنہیں ترک کرنا ہے ان میں سے پہلی چیز **جھوٹ** ہے۔ دوسری چیز **خیانت** ہے۔ تیسری چیز جس سے بچنا ہے وہ ہے **چغلی**۔ جبکہ چوتھی چیز جس سے ہر دم بچتے رہنا ہے وہ **پیشاب کے چھینٹے** ہیں۔ (تنبیہ الغافلین، ص ۲۲)

قبر میں کام آنے والا پہلا عمل نماز

وہ اعمال جو قبر میں کام آئیں گے ان میں سے پہلا عمل ہے نماز۔ اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: جو نمازوں کے لئے بہتر طریقے سے وضو کرے اور انہیں ان کے وَقْت میں اَدا کرے اور ان کے رُکُوع وسُجود، خُشُوع کے ساتھ پورے کرے تو اللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر ہے کہ اس کی مغْفِرت فرمادے۔ (ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، باب المحافظۃ علی وقت الصلوات، ۱/۱۸۶، حدیث: ۴۲۵)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نماز کے کئی فوائد ہیں۔☆نماز قبر میں کام آنے والا عمل ہے ☆نماز **قبر کی گھبراہٹ** سے بچانے والا عمل ہے ☆آیئے!سُنیے نماز کے کیا کیا فائدے ہیں، ☆**نماز** دِین کا سُتون ہے، ☆**نماز** پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، ☆**نماز** مسلم اور غیر مسلم کے درمیان پہچان (Identification) کا ذریعہ ہے، ☆**نماز** بار گاہِ الٰہی میں حاضری کا ذریعہ ہے، ☆**نماز** مؤمن کی معراج ہے، ☆**نماز** چین و سکون پانے کا سبب ہے، ☆**نماز** بندگی کا پہلا زِینہ (یعنی سیڑھی) ہے، ☆**نماز** مؤمنوں کی عادت ہے، ☆**نماز** ربِّ کریم کی رحمتیں پانے کا سبب ہے، ☆**نماز** قُربِ الٰہی پانے کا وسیلہ ہے، ☆**نماز** سے تائیدِ الٰہی (یعنی اللہ پاک کی مدد) ملتی ہے، ☆**نماز** گناہوں کو مٹا دیتی ہے، ☆**نماز** سے برکتیں نصیب ہوتی ہیں، ☆**نماز** ظاہر و باطن کو صاف کرتی ہے، ☆**نماز** روح کو قرار دیتی ہے، ☆**نماز** ظاہری اور باطنی بیماریوں کا خاتمہ کرتی ہے، ☆**نماز** رزق میں برکتیں لاتی ہے، جبکہ ☆**نماز چھوڑنا** دنیا و آخرت میں نقصانات کا سبب ہے، ☆**نماز چھوڑنا** اللہ پاک کی امان سے خود کو محروم کرنا ہے، ☆**نماز چھوڑنا** گویا کہ اللہ پاک کے غضب کو دعوت دینا ہے، ☆**نماز چھوڑنا** مال میں کمی اور خسارے کا باعث ہے، ☆**نماز چھوڑنا** بُرے خاتمے کا باعث ہے، ☆**نماز چھوڑنا** قبر کے امتحانات میں فیل ہونے کا سبب ہے، ☆**نماز میں غفلت کرنا** خود کو جہنّم کا مستحق بنانا ہے۔

آیئے اسی سے متعلق ایک عبرت آمیز حکایت سنئے:

چنانچہ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مَولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"کفن چوروں کے انکشافات"** کے صفحہ 20 پر ایک حکایت نقل فرماتے ہیں: ایک شخص کی بہن فوت ہو گئی۔ جب وہ اسے دَفن کر کے لوٹا تو یاد آیا کہ رقم کی تھیلی قَبْر میں گِر گئی ہے، چُنانچِہ وہ اپنی بہن کی قَبْر پر آیا اور اُس کو کھودا تاکہ تھیلی نکال لے۔ اُس نے دیکھا کہ

بہن کی قَبْر میں آگ کے شُعلے بھڑک رہے ہیں۔ چُنانچِہ اس نے جُوں تُوں قَبْر پر مٹّی ڈالی اور غمگین روتا ہوا اماں کے پاس آیا اور پوچھا: پیاری امّی جان! میری بہن کے اعمال کیسے تھے؟ وہ بولی: بیٹا کیوں پوچھتے ہو؟ عرض کی: میں نے اپنی بہن کی قَبْر میں آگ کے شعلے (Flames) بھڑکتے دیکھے ہیں۔ یہ سُن کر ماں رونے لگی اور کہا: افسوس! تیری بہن نَماز میں سُستی کیا کرتی تھی اور نَماز کے اوقات گزار کر پڑھا کرتی تھی (یعنی نماز قضا کر کے پڑھتی تھی)۔ (مُکاشَفَۃُ الْقُلوب ص ۱۸۹)

اے عاشقانِ رسول! اس عبرت ناک حکایت سے معلوم ہوا کہ نماز میں سُستی کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور عذابِ قبر کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم پانچوں نمازیں ذوق وشوق کے ساتھ مسجد میں، تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ پہلی صف میں باجماعت ادا کریں اور نماز میں ہرگز ہرگز سُستی نہ کریں۔

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص ۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں کام آنے والا دوسرا عمل صدقہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قبر کی تاریکی کو روشنی میں اور قبر کی وحشت کو اطمینان وسکون میں بدلنے کا ایک اور عمل اللہ پاک کی راہ میں صدقہ کرنا بھی ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ ہے: اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَلٰى اَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُوْرِ بے شک صَدَقہ کرنے والوں کو صَدَقہ قَبْر کی گرمی سے بچاتا ہے وَ اِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ ظِلِّ صَدَقَتِهٖ، اور بِلاشُبہ مُسلمان قیامت کے دن اپنے صَدَقہ کے سائے میں ہوگا۔ (شُعَبُ الایمان، باب الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۲۱۲/۳، حدیث: ۳۳۴۷) لہٰذا صدقہ دینے کی

عادت بنانی چاہئے۔ صدقہ ایک بڑا فضیلت بھرا کام ہے، ☆**صَدَقہ** بُرائیوں کے دروازے بند کرتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** دینے والا قیامت کے دن اپنے صدقے کے سائے میں ہو گا۔ ☆**صَدَقہ** قَبْر کی گرمی سے بچاتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** گُناہوں کو ایسے مِٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔ ☆**صَدَقہ** بلاؤں کو روکتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** عُمْر میں بَرَکت کا سبب بنتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** بُری مَوت اور بُرے خاتمے سے بچاتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** تکبّر اور غرور کی عادت کا خاتمہ کرتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** آگ سے رُکاوٹ(Hindrance) بنتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** اللہ پاک کے غضب کو بجھاتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** رزق میں وسعت اور مال کی کثرت کا باعث بنتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** غربت و ناداری کو ختم کرتا ہے ☆**صَدَقہ** دل میں اطمینان و قرار داخل کرتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** کرنے سے رحمتِ الٰہی ملتی ہے۔ ☆**صَدَقہ** آپس میں محبتوں کو فروغ دیتا ہے۔ ☆**صَدَقہ** دینے والا روزِ قیامت امان میں رہے گا۔ ☆**صَدَقہ** کرنے والے پر اللہ پاک کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اَلْغَرَض! صدقہ کئی بھلائیوں کے دروازے کھولتا ہے اور کئی بُرائیوں کے دروازے بند کرتا ہے۔ لہٰذا ہمیں خوب خوب صدقہ و خیرات دے کر اپنی قبر و آخرت کی بہتری کا سامان کرنا چاہیے۔

مدنی عطیات کی ترغیب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مسجد بھرو مدنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کی دُنیا بھر میں دُھوم دھام ہے، دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے کم و بیش **107 شعبہ جات** میں مدنی کام کر رہی ہے، ان شعبہ جات میں سے ایک **جامعۃ المدینہ** (للبنین وللبنات) بھی ہے، جس کے ذریعے اب تک ہزاروں عُلمائے کرام تیار ہوئے اور اپنی خدمات کو مختلف شعبہ جات (Departments) میں پیش کر کے دِینِ اسلام کی سربُلندی میں اپنا حصہ شامل کیے ہوئے ہیں، اسی طرح ہزاروں اسلامی بہنیں بھی عالمہ کورس (درسِ نظامی) کر کے کئی شعبہ جات میں اپنی خدمات پیش کیے ہوئے ہیں، **مدرسۃ المدینہ** (للبنین وللبنات) سے

بھی تقریباً 80731(اَسّی ہزار سات سو اِکتیس) **مدنی مُنّے** اور **مدنی مُنّیاں** حفظِ قرآن کی سعادت پا چکے ہیں۔ صرف **جامعۃ المدینہ** (للبنین و للبنات)، **مدرسۃ المدینہ** (للبنین و للبنات) اور **مدنی چینل** کے سالانہ اخراجات کروڑوں نہیں اربوں روپے میں ہیں۔ لہٰذا ہم خود بھی **دعوتِ اسلامی کو زکوٰۃ وصدقات اور مدنی عطیات** دیں اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے رِشتے داروں، پڑوسیوں **اور** دوستوں پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل بتا کر ان سے بھی **مدنی عطیات** جمع کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ ہماری کوششوں سے دیا ہوا یہ صدقہ دونوں جہانوں میں ہمیں کامیاب کرے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے صَدَقہ کی تَعْرِیْف بھی سُنتے ہیں، چُنانچہ صَدَقہ کا مطلب ہے کہ کوئی چیز اللہ پاک کی راہ میں دی جائے اور اُس کے ذریعے لوگوں میں اپنی واہ واہ کرانا مقصود نہ ہو، بلکہ اللہ پاک کی بارگاہ سے اجر و ثواب حاصِل کرنے کی نیّت کی جائے۔ (کتاب التعریفات، باب الصاد، ص ۹۴ ماخوذاً)

یعنی مالی صدقے کے لیے دو چیزیں بہت ضروری ہیں۔ ایک یہ کہ کوئی چیز اللہ کی راہ میں دی جائے۔ دوسرا یہ بھی ضروری ہے کہ اس سے رِضائے الٰہی مقصود ہو۔ ان دو چیزوں کا لحاظ رکھتے ہوئے کیا جانے والا کام وہ صدقہ کہلائے گا۔ اس کی کچھ مثالیں بھی سماعت کیجئے۔ جیسے رضائے الٰہی کے لیے مسجد کے کام میں اپنا پیسہ خرچ کرنا صدقہ ہے۔ رِضائے الٰہی کے لیے کسی غریب کو راشن دِلوا دینا صدقہ ہے۔ رِضائے اِلٰہی کے لیے مسجد بنوا دینا صدقہ ہے۔ رِضائے الٰہی کے لیے کسی طالب علمِ دین کے اخراجات اپنے ذِمّے لے لینا صدقہ ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں کام آنے والا تیسرا کام تلاوتِ قرآن

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم قبر میں کام آنے والے اعمال سے مُتَعلِّق سُن رہے تھے۔ان میں سے ایک تلاوتِ قرآن بھی ہے۔☆قرآنِ پاک اللہ پاک کا کلام اور واضح ترین حق ہے۔☆اس کی فصاحت سے زیادہ فصیح کوئی اور کتاب نہیں،☆اس کی بلاغت سے زیادہ بلیغ کوئی اور کتاب نہیں،☆اس سے زیادہ فائدہ مند کوئی اور کتاب نہیں،☆جو لذّت اور سُرُور اس کتاب کی تلاوت میں ہے وہ لذّت اور سُرُور کہیں اور نہیں۔لہٰذا ہمیں قرآنِ کریم کی تلاوت کو اپنا معمول بنانا چاہیے۔اس کے کئی فوائد ہیں۔☆**تلاوتِ قرآن** سے اللہ پاک کی رحمتیں ملتی ہیں،☆**تلاوتِ قرآن** سے مصیبتیں ٹلتی ہیں،☆**تلاوتِ قرآن** سے غم دُور ہوتے ہیں،☆**تلاوتِ قرآن** کرنے والا گویا خدا سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل کرتا ہے،☆**تلاوتِ قرآن** کرنا خود آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت ہے،☆**تلاوتِ قرآن** کرنا صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا طریقہ ہے،☆**تلاوتِ قرآن** کرنا قرآن کی شفاعت کا حق دار بناتا ہے۔☆**تلاوتِ قرآن** کرنا قیامت کی ہولناک گھبراہٹ سے امن بخشتا ہے۔☆**تلاوتِ قرآن** کرنا قیامت کے حساب کتاب سے نجات دلاتا ہے۔☆**تلاوتِ قرآن** کرنے والوں کی اللہ کریم نے قرآنِ پاک میں تعریف فرمائی ہے۔☆**تلاوتِ قرآن** کرنا پسندیدہ عمل ہے۔☆**تلاوتِ قرآن** سے دنیا میں بھی راحت ملتی ہے،☆**تلاوتِ قرآن** کرنے سے قبر بھی اچھی ہوتی ہے اور☆**تلاوتِ قرآن** سے آخرت میں بھی کامیابیاں حاصل ہوں گی۔آیئے سنتے ہیں کہ بزرگوں کا تلاوتِ قرآن کرنے کا کیا معمول ہوتا تھا اور قبر میں انہیں کیسے کام آیا۔چنانچہ

واہ کیا بات ہے عاشِقِ قرآن کی

منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا ثابِت بُنانی رَحمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ روزانہ ایک بار ختمِ قرآنِ پاک فرماتے

تھے۔ آپ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتے اور ساری رات قِیام (عبادت) فرماتے، جس مسجِد سے گزرتے اس میں دو رَکعت (تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد) ضَرور پڑھتے۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر فرماتے ہیں: میں نے جامِع مسجِد کے ہر سُتُون (Pillar) کے پاس قرآنِ پاک کا ختم کیا اور بارگاہِ الٰہی میں گِریہ و زاری کی ہے۔ نَماز اور تِلاوتِ قرآن سے آپ کو خُصوصی مَحبَّت تھی، آپ پر ایسا کرم ہوا کہ رشک آتا ہے۔ منقول ہے: جب بھی لوگ آپ کے مزارِ پُرانوار کے قریب سے گزرتے تو قبرِ انور سے تِلاوتِ قرآن کی آواز آرہی ہوتی۔ (حلیۃ الاولیاء، ۲/۳٦۴-۳٦٦ ملتقطاًوملخصاً)

جَبیں میلی نہیں ہوتی دَھن میلا نہیں ہوتا
غلامانِ محمد کا کفن میلا نہیں ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیا! ہمیں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت کرنی چاہیے، اور دنیا میں بھی تلاوتِ قرآن کرنے کا ایسا معمول بنالیں کہ قبر میں بھی اس عظیم سعادت کو پانے والے بن جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطّار قادری رَضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ تلاوتِ قرآن کو اپنا معمول (Routine) بنانے اور اس کی مَحبَّت دل میں بڑھانے کے لئے 72 مدنی انعامات میں سے مدنی انعام نمبر 21 میں اِرشاد فرماتے ہیں "”کیا آج آپ نے کَنْزُ الْاِیمان سے کم اَز کم تین آیات (مع ترجمہ وتفسیر) تلاوت کرنے یا سُننے کی سعادت حاصل کی؟“ لہٰذا ہمیں بھی اپنی یہ عادت بنانی چاہیے کہ روزانہ کَنْزُالْاِیمان شریف مع تفسیر خزائن العرفان یا صِراطُ الْجِنان سے مع ترجمہ و تفسیر خُوب غور و فکر کے ساتھ قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کریں، اس طرح مدنی اِنْعام پر عمل کے ساتھ ساتھ تلاوت کی ڈھیروں بھلائیاں اور برکتیں بھی نصیب ہوں گی اور عمل

کا جذبہ بھی پیدا ہو گا۔اِنْ شَآءَ اللہ۔ جو اسلامی بھائی صحیح تلفظ کے ساتھ تلاوتِ قرآن نہیں کر پاتے انہیں چاہیے کہ اپنے قریبی مدرسۃ المدینہ بالغان میں داخلہ لے لیں،اِنْ شَآءَ اللہ صحیح تلفظ کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے والے بن جائیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں **فیضانِ قرآن** عام کر رہی ہے۔اس وقت دعوتِ اسلامی کے تحت!**3287**(تین ہزاردوسوستاسی)**مدرسۃ المدینہ** (للبنین و للبنات، جزوقتی)، **37342**(سینتیس ہزار تین سوبیالیس)**مدرسۃ المدینہ** (بالغان)،**3363**(تین ہزار تین سوتریسٹھ)**مدرسۃ المدینہ** (بالغات)، **30مدرسۃ المدینہ** (آن لائن)،**یعنی کل تقریباً44022**(چوالیس ہزار بائیس)**مدارسُ المدینہ** قائم ہیں جن کے ذریعے ہزاروں بچے،جوان، بوڑھے،بچیاں،عورتیں فیضانِ قرآن حاصل کررہے ہیں۔ہم غور کریں کہ ان برکتوں سے ،اِس بٹنے والے عام فیضان سے ہم کتنا حصہ لے رہے ہیں،اگر ہم دُرست قرآنِ کریم پڑھنا جانتے ہیں تو دُوسروں کو پڑھائیں،ورنہ خود سیکھیں۔

"کنزالایماں" اے خدا میں کاش! روزانہ پڑھوں
پڑھ کے تفسیر اِس کی پھر اُس پر عمل کرتا رہوں

(تلاوت کی فضیلت،ص۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں کام آنے والا چوتھا عمل ذکرِ الٰہی

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت علامہ فقیہ ابو اللیث سمرقندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے کے بیان کردہ قبر میں کام آنے والے اعمال میں سے چوتھا عمل ذکرِ الٰہی ہے۔ ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جب بھی لوگ اللہ پاک کے ذکر کے لیے بیٹھتے ہیں تو انہیں فرشتے

ڈھانپ لیتے ہیں، رحمتِ الٰہی انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ کا نزول ہوتا ہے۔(مسلم، کتاب الذکر والدعاء...الخ، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ...الخ،ص ۱۱۱۱،حدیث:۲۷۰۰)

اے عاشقانِ رسول! کثرت سے **ذِکرِ الٰہی** کرنے کے بڑے فائدے ہیں۔☆کثرت سے ذکرِ الٰہی دل میں نور پیدا کرتا ہے،☆کثرت سے ذکرِ الٰہی روح کی صفائی کا سبب بنتا ہے،☆کثرت سے ذکرِ الٰہی مؤمن کا بنیادی مقصد ہے۔☆کثرت سے ذکرِ الٰہی اللہ پاک کا قُرب عطا کرتا ہے۔☆کثرت سے ذکرِ الٰہی انسان کی روحانی ترقی کا ذریعہ بنتا ہے۔☆کثرت سے ذکرِ الٰہی بندے کے گناہوں کو بخشوا دیتا ہے۔☆کثرت سے ذکرِ الٰہی معرفت اور راہِ سلوک کا زینہ ہے۔☆کثرت سے ذکرِ الٰہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا طریقہ ہے۔☆کثرت سے ذکرِ الٰہی دِلی سکون کا باعث بنتا ہے۔☆کثرت سے ذکرِ الٰہی دلوں کے زنگ کو دُور کرتا ہے۔☆کثرت سے ذکرِ الٰہی سے دنیا میں بھی امن نصیب ہوتا ہے،☆کثرت سے ذکرِ الٰہی قبر میں بھی نور پیدا کرتا ہے اور کثرت سے ذکرِ الٰہی سے آخرت میں بھی نور حاصل ہوگا۔**اللہ پاک** کا کثرت سے ذِکر کرنے والے مصطفٰے، رحمتیں بانٹنے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: کچھ لوگ دنیا میں بچھے ہوئے پلنگوں پر اللہ پاک کا ذکر کرتے ہیں اور اللہ کریم انہیں جنت کے بلند درجات میں داخل فرمائے گا۔(صحیح ابن حبان، ۳۰۸/۱،حدیث:۳۹۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ہر طرف ذکرِ الٰہی کی ہی بھینی بھینی مہک رچی بسی ہے، مدنی ماحول میں فجر کے بعد کا مدنی حلقہ، مدنی درس، چوک درس، مدرسۃ المدینہ بالغان، مدنی مذاکرے،ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع، اجتماعِ ذکر و نعت، مدنی قافلے کے مدنی حلقے،بڑی راتوں میں ہونے والے اجتماعات یہ سب ذکرِ الٰہی کی ہی بہاریں ہیں۔اسی طرح مدنی انعامات پر عمل اور روزانہ فکرِ مدینہ کرنا بھی ذکرِ الٰہی کی طرف لے جانے کا ایک ذریعہ (Source) ہے۔ لہٰذا ہم بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے

وابستہ ہوجائیں اور مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے روزانہ فکرِ مدینہ کو اپنا معمول بنالیجئے۔ ان مدنی انعامات میں سے ایک مدنی انعام **روزانہ صَلٰوۃُ التَّوبہ** پڑھنے پر مشتمل ہے، جس کی برکت سے روزانہ گناہوں سے توبہ کرنے کی سعادت ملتی ہے، جبکہ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسے ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ لہٰذا ہم بھی اس مدنی انعام پر عمل کرنے کی کوشش کریں، مدنی انعام نمبر 16 یوں ہے: کیا آج آپ نے کم از کم ایک بار (بہتر یہ ہے کہ سونے سے پہلے) صَلٰوۃُ التَّوبہ پڑھ کر دن بھر کے بلکہ سابقہ ہونے والے تمام گناہوں سے توبہ کرلی؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر اب تک ہمارا اس مدنی انعام پر عمل نہیں تھا تو اب کوشش کرکے اس مدنی انعام پر بھی عمل کا معمول بنالینا چاہئے، اللہ کریم ہمیں مدنی انعامات پر عمل اور 12 مدنی کاموں کی خوب خوب دھومیں مچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ آیئے! مدنی ماحول سے متعلق ایک مدنی بہار سنئے اور جھومئے، چنانچہ

شرابی نوجوان کی توبہ

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میں بُرے دوستوں کی صحبت میں تھا اور شراب بھی پینے لگا تھا۔ میرے گھر اور محلے والے مجھ سے بیزار آگئے تھے۔ محلے دار دوسروں کو میرے ساتھ بیٹھنے سے روکتے کہ کہیں میری صحبت میں دوسرے بھی شرابی نہ بن جائیں، تنگ آکر گھر والوں نے مجھے گھر سے نکال دیا کہ کہیں میں سدھر جاؤں مگر میں تو شراب کے نشے (Intoxication) میں ایسا کھویا کہ سُدھرنے کا ہوش تک نہ رہا۔ ایک روز میں کہیں جارہا تھا کہ کسی عمامے والے نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے روکا اور بڑی شفقت سے میری خیریت پوچھی۔ اور مجھ پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مَدنی ماحول کے بارے میں بتایا اور مجھے مَدنی قافلے میں سفر کرنے کی ترغیب دی۔ میں نے سفر

کرنے کی نیت کی اور سفر بھی کیا۔ مَدَنی قافلے میں سفر کے دوران شرکائے قافلہ کی شفقتوں کی بارش نے میرے دل کی گندگی کو دھو کر اُجلا کر دیا۔ محبت کے مزید جام پینے کے لئے میں وہیں سے 12 دن کیلئے مدنی قافلے میں سفر پر روانہ ہوگیا۔ جب میں مَدَنی قافلے سے واپس آیا تو میں مدنی حلیے میں تھا، محلے والے دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہ وہی لڑکا ہے جس سے پورا محلہ بیزار تھا۔ اب حال یہ ہوا کہ جو اہلِ محلّہ میرے ساتھ کسی کو بیٹھنے نہ دیتے تھے اب میرے ساتھ بیٹھنے کی دوسروں کو ترغیبیں دیتے۔ یہ سب مدنی ماحول کی برکتیں ہیں۔ اللہ پاک مجھے مرتے دم تک نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو　　　اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کر دیا دیکھو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں نقصان دینے والے اعمال

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے قبر میں کام آنے والے 4 نیک اعمال سے مُتَعلِّق سنا، حضرت علامہ فقیہ ابو اللیث سمرقندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بیان کردہ روایت کے مطابق 4 بُرے اعمال ایسے بھی ہیں کہ قبر میں سلامتی کے لیے ان سے بچنا از حد ضروری ہے۔

قبر میں سلامتی کے لیے جھوٹ سے بچیے

ان میں سے پہلا عمل **جھوٹ** ہے۔ اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: **جھوٹ** گُناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گُناہ جہنَّم کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک بندہ **جُھوٹ** بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ پاک کے نزدیک کذّاب یعنی بہت بڑا

جُھوٹا ہو جاتا ہے۔ (بخاری، کتاب الادب، باب قول اللّٰہ تعالیٰ یا اَیُّھَا الَّذِیۡنَ...الخ، ۱۲۵/۴، حدیث: ۶۰۹۴) یعنی بار بار **جھوٹ** بولنا بندے کو اللہ پاک کی بار گاہ میں رُسوا کر دیتا ہے، ☆**جھوٹ ایک** گناہ ہے۔ ☆**جھوٹ** سب سے بڑی خیانت ہے۔ ☆**جھوٹ** ہلاکت خیز کام ہے۔ ☆**جھوٹ** جہنم کی طرف لے جانے والا عمل ہے۔ ☆**جھوٹ** بندے کے باطن کو بگاڑ دیتا ہے۔ ☆**جھوٹ** منافق کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔ ☆**جھوٹ** بولنے سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ ☆**جھوٹ** بولنے والا شیطان کے نقشِ قدم پر چلتا ہے۔ ☆**جھوٹ** بولنے والا اللہ پاک کو ناپسند جبکہ شیطان کو پیارا لگتا ہے۔ اَلْغَرَض! **جھوٹ** دنیا میں بھی رُسوا کرتا ہے، **جھوٹ** قبر میں بھی پھنسائے گا اور **جھوٹ** آخرت میں بھی ہلاکت کا باعث بنے گا۔ لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ ہم **جھوٹ** سے بچیں اور سچ کی عادت بنائیں۔

جھوٹ کے عذابات کی آگاہی سے سچ بولنے کا ذہن بنے گا، اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد بھی جھوٹ سے بچ جائے تو اولاد کی بھی مدنی تربیت کرنی ہوگی، مکتبۃ المدینہ کا رِسالہ بنام "**جھوٹا چور**" بچوں بڑوں سب کے لیے مفید ترین اور بہت **معلوماتی رِسالہ** ہے، اس رِسالے کا ہم خود بھی مطالعہ کریں اور دُوسروں میں بھی اِس رِسالے کو عام کریں۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں سلامتی کے لیے خیانت سے بچیے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دوسرا وہ عمل جس سے بچنا بندے کو قبر میں فائدہ دے سکتا ہے وہ ہے **خیانت**۔ خیانت معاشرے کو برباد کرنے والا کام ہے۔ خیانت صرف یہی نہیں ہے کہ بندہ کسی کی چیز بطورِ امانت رکھ کر واپس نہ دے، بلکہ خیانت کا مفہوم بڑا وسیع ہے۔ حکیم الامت، مفتی

احمد یار خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: خیانت صرف مال ہی میں نہیں ہوتی، راز، عزّت، مشورے تمام میں ہوتی ہے۔(مراۃ المناجیح، ۲۱۲/۱) رَسُولُ الله صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: جو اپنے بھائی کو کسی معاملے میں مشورہ دے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ دُرستی اس کے علاوہ میں ہے اس نے اس کے ساتھ خیانت کی۔(ابوداؤد، کتاب العلم، باب کراھیۃ منع العلم، ۴۴۹/۳، حدیث:۳۶۵۷)یعنی اگر کوئی مسلمان کسی سے مشورہ کرے اور مشورہ دینے والا جان بوجھ کر غلط مشورہ دے تاکہ مشورہ لینے والا مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو ایسا مشیر یعنی مشورہ دینے والا پکا خائن (یعنی خیانت کرنے والا) ہے۔(مراۃ المناجیح، ۲۱۲/۱)

اللہ پاک ہمیں ہر قسم کی خیانت سے محفوظ فرمائے۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُمّتِ مُسلِمہ کی خیر خواہی کرتے ہوئے سمجھانے کی کوشش فرمارہے ہیں کہ

جو دُکانیں خِیانت سے چمکائیں گے! کیا اُنہیں زر کے اَنبار کام آئیں گے؟
قہرِ قہّار سے کیا بچا پائیں گے؟ جی نہیں، نارِ دوزخ میں لے جائیں گے
مالِ دنیا ہے دونوں جہاں میں وبال آئیگا قبر میں ساتھ ہرگز نہ مال

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

قبر میں سلامتی کے لیے چغلی سے بچیے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اُن اعمال سے متعلق سُن رہے تھے جن سے بچنا قبر میں راحت و سکون کا باعث بنتا ہے، ان میں سے ایک چغلی بھی ہے۔ لوگوں میں فساد کروانے کے لئے اُن کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچانا چغلی ہے۔(شرح مسلم للنووی، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم

النمیة، ۱۱۲/۲) اللہ کے پیارے نبی، اُمّت کے سہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: اللہ پاک کے بُرے بندے وہ ہیں جو چُغل خوری کرتے، دوستوں میں جُدائی ڈالتے اور نیک لوگوں کے عیب تلاش کرتے ہیں۔(مسند احمد، مسند الشامیین، ۲۹۱/۶، حدیث ۱۸۰۲۰) لہٰذا ہمیں چغل خوری سے بھی بچنا چاہیے۔ چغل خوری میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ بظاہر تو چُغل خور چُغلی لگا کر بہت اُچھلتا اور خوش ہوتا ہے کہ اس نے محبتوں کے رشتے کو نفرتوں میں بدل کر بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہے مگر جب حقیقت سے پردہ اُٹھتا ہے کہ فُلاں شخص کی جانب سے کان بھرنے کے سبب نوبت یہاں تک پہنچی تھی تو اس چغل خور کو ہر طرف سے ذِلّت ورُسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے جبکہ مرنے کے بعد بھی ایسوں کو سُکون و اطمینان نصیب نہیں ہوتا بلکہ قبر میں جاتے ہی عذابات سے دوچار ہونا پڑ سکتا ہے۔

اللہ پاک ہمیں چغلی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قبر میں سلامتی کے لیے پاکیزہ رہیے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایسے کام جو قبر کے عذاب کا باعث بنتے ہیں، ان میں سے چوتھا کام پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا ہے۔ اپنے کپڑوں اور بدن کی پاکی کا خیال نہ رکھنا یقیناً ایک خراب عادت ہے، جو بندے کو کئی دِینی فوائد سے محرومی کے ساتھ ساتھ عذابِ قبر میں مبتلا کر سکتی ہے۔ آیئے اسی حوالے سے مومنین پر رحم و کرم فرمانے والے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیث مبارکہ سنئے چنانچہ

ارشاد فرمایا: عذابِ قبر عموماً پیشاب (کے چھینٹوں سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۱۱۲۰، ج۱۱، ص۷۰)

ایک اور روایت میں فرمایا: قبر کا عذاب پیشاب (کے چھینٹوں سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے، لہٰذا اس سے بچو۔ (سنن ابن ماجۃ، ابواب الطھارۃ، باب التشدید فی البول، الحدیث:۳۴۸، ۱/۲۱۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ان احادیثِ مُبارکہ پر عمل کرتے ہوئے ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی ہر قسم کی ناپاکی اور بالخصوص پیشاب کے چھینٹوں سے خود کو بچائیں، اللہ پاک ہمیں نجاست سے بچنے اور پاکیزہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور **قبر و دفن** کے چند مدنی پھول کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ [1]

قَبْر و دفن کے مَدَنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! قَبْر و دَفن کے بارے میں چند مَدَنی پھول سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ☆ایک قَبْر میں ایک سے زیادہ مُردے بِلا ضَرورت دَفن کرنا جائز نہیں اور ضَرورت ہو تو کر سکتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱/۸۴۶، عالمگیری ۱/۱۶۶) ☆جنازہ قَبْر سے قبلے کی جانِب رکھنا مُسْتَحب ہے تاکہ مَیِّت قبلے کی طرف سے قَبْر میں اُتاری جائے۔ قَبْر کی پائِنْتی (یعنی پاؤں کی جانِب والی جگہ) رکھ کر سَر کی طرف سے نہ لائیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۸۴۴) ☆حَسْبِ ضَرورت دو یا تین اور بہتر یہ ہے کہ

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵

قَوی (طاقت ور) اور نیک آدمی قَبْر میں اُتریں۔ عورت کی میِّت مَحارِم اُتاریں یہ نہ ہوں تو دیگر رِشتے دار یہ بھی نہ ہوں تو پرہیز گاروں سے اُتروائیں۔(عالمگیری، ۱/۱۶۶)☆عورت کی میِّت کو اُتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چُھپائے رکھیں۔☆قَبْر میں اُتارتے وَقْت یہ دُعا پڑھیں: بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہ۔(تنویر الابصار، ۳/۱۶۶)☆قَبْر کچّی اینٹوں سے بند کر دیں اگر زمین نَرم ہو تو (لکڑی کے) تختے لگانا بھی جائز ہے۔(بہارِ شریعت، ۱/۸۴۴)☆اب مِٹّی دی جائے، مُسْتَحَب یہ ہے کہ سِرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹّی ڈالیں۔(جوھرہ، ص ۱۴۱) ☆ جتنی مِٹّی قَبْر سے نکلی ہے اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔(فتاویٰ ھندیۃ، ۱/۱۶۶) قَبْر چوکھونٹی (یعنی چار کونوں والی) نہ بنائیں بلکہ اِس میں ڈھال رکھیں جیسے اُونٹ کا کوہان، (دفن کے بعد) اِس پر پانی چھڑکنا بہتر ہے، قَبْر ایک بالشت اُونچی ہو یا معمولی سی زائد۔ (بہارِ شریعت، ۱/۸۴۶ مُلَخَّصاً) ☆ دفن کے بعد قَبْر پر اذان دینا کارِ ثواب اور میِّت کے لئے نہایت نَفْع بخش ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۵/۳۷۰ ماخوذاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16(312صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھیئے۔ سُنّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ آئندہ ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع

کے بیان کا موضوع ہو گا **"ایذائے مُسلم حرام ہے۔"** جس میں دوسروں کو اِیذا(یعنی تکلیف) دینے کی مذمّت پر آیاتِ کریمہ اور احادیثِ طیبہ بیان کی جائیں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے بزرگانِ دِین دوسروں کو اِیذا دینے سے خود کو کس طرح بچاتے تھے، اس حوالے سے بھی واقعات و اقوال بیان کئے جائیں۔ فی زمانہ کس کس طرح سے دوسروں کو اِیذا دی جاتی ہے، اس کی چند مثالیں اور ان امور سے بچنے کا طریقے بھی بیان کئے جائیں گے۔ لہٰذا آئندہ جمعرات بھی اجتماع میں حاضری کی نیت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **انفرادی کوشش** کر کے دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ساتھ لانے کی نیت کیجئے اور ہاتھ اٹھا کر زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ﰳالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قبر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

1 ۔۔۔افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (1)

﴾3﴿ رَحْمت کے سَتّر دروازے: صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (2)

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت اَحْمَد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (3)

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ

---

1 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

2 ۔۔۔ القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

3 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١٤٩

چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[4]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

3...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

4...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵